روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 7 نومبر 2006ء 14 شوال 1427 ہجری 7 نبوت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 249

## سب بانٹ دیا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپؐ نے اسے مسجد نبوی میں رکھوا دیا۔ یہ سب سے زیادہ مال تھا جو رسول اللہؐ کے پاس آیا۔ نماز کے بعد اس مال کو تقسیم کرنا شروع کیا اور اس وقت اٹھے جب اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب القسمة وتعليق القنو)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان۔ مطالبات تحریک جدید کی طرف توجہ دیں

# مخلوق خدا کی خدمت خدا کی رضا کیلئے کریں اور خدا سے فضل چاہیں

## مال، وقت، عزت اور جان کی قربانی خدا کے حکموں کے تابع کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 نومبر 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا۔ حضور انور نے سورہ بقرہ کی آیت 273 کی تلاوت کی اور حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد خلفاء کی آواز پر لبیک اور قربانی کا فلسفہ سمجھتے ہوئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کیلئے اپنے مال، وقت، عزت اور جان کی قربانیاں کرنا انتہائی اہم ہوتی ہیں۔ نیکی کے حصول اور خدا کا قرب پانے کیلئے فاستبقوا الخيرات کی روح کو سمجھتے ہوئے قربانی کرنی چاہئے۔ خدا کی رضا کیلئے کی گئی قربانیاں فلاح اور ہمیشہ کی زندگی عطا کرتی ہیں۔ آج خدا ہمیں موقع دے رہا ہے اس لئے ہمیں بھی اپنی حالتوں پر نظر کرتے ہوئے اپنے فرض کو پورا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا خیرا میں یہ مفہوم بھی داخل ہے کہ جائز ذرائع اور محنت سے حاصل کی گئی کمائی خدا کی راہ میں خرچ کرنی چاہئے۔ جو لوگ ناجائز کمائیوں میں سے قربانی کرتے ہیں یہ قربانیاں عارضی سطحی اور ریاکاری کیلئے ہوتی ہیں اور خیر سے یہ بھی مراد ہے کہ جو آمدنی ہے اس کو چھپاؤ نہیں بلکہ اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق چندہ ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے بعض مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے یوف الیکم کا وعدہ پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ اور احمدیوں کے ساتھ بھی اس کا یہی سلوک ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آپ کے رفقاء نے جو قربانیاں کیں آج ان کی اولادیں ان نعمتوں اور برکتوں سے حصہ پا رہی ہیں۔ ان کو آگے بھی یہی سودے کرنے چاہئیں۔ اسی طرح مالی قربانی کرنے والے احمدی کی فصل عام طور پر دوسروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک شخص نے چندہ بڑھانے کا ارادہ کیا اور خدا نے اس وعدہ کو پورا کرنے کا ایسا انتظام کیا کہ اس نے اپنا وعدہ کئی گنا بڑھا دیا۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے کاروبار میں بھی برکت دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کا اس دنیا میں یہ سلوک اس یقین کو مزید بڑھا دیتا ہے کہ اگلے جہان میں خدا کی نعمتوں والی جنتوں کے ملنے کی نوید بھی سچی ہے یہ قربانی صرف ایک آزمائش ہے۔ لیکن دراصل اس قربانی کا فائدہ انسان کو ہی پہنچتا ہے۔ خدا کی رضا کیلئے کی گئی قربانیاں 700 گنا تک بڑھا کر خدا واپس لوٹاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تحریک جدید کے آغاز کے ساتھ ہی حضرت مصلح موعود نے 19 مطالبات کئے تھے جو بعد میں بڑھ گئے تھے ان کی طرف بھی توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ ان میں سے چند ایک کا حضور انور نے کچھ تفصیل سے ذکر فرمایا، مثلاً سادہ زندگی، اشاعت لٹریچر، وقف عارضی اور بے روزگاری کے خاتمہ کیلئے زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ چندوں کی ادائیگی کیلئے سادہ زندگی اختیار کرنا ضروری ہے۔ آج بھی اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے اس کے جواب دینے کیلئے دنیا کے کونے کونے میں احمدیوں کو تیار ہونا چاہئے اور مدلل جواب تیار ہونے چاہئیں جماعت کی ضرورتیں بڑھ جانے کی وجہ سے وقف عارضی میں بھی بہت زیادہ اضافہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بے روزگاری کے خاتمہ کی بھی مہم چلائیں۔ بے کاری سے مالی نقصانات کے ساتھ اخلاقیات پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ ساری دنیا میں بے روزگاری کے رجحان کو ختم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال بھی تحریک جدید کی وصولیوں میں اول پاکستان رہا ہے۔ اس کے بعد امریکہ، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا، بھارت، آسٹریلیا، بلیجیئم، ماریشس اور سوئٹزرلینڈ ہیں افریقن ممالک میں نائیجیریا اور غانا آگے ہیں اس سال چندہ دینے والوں کی کل تعداد 4 لاکھ 87 ہزار ہے۔ پاکستان کی جماعتوں میں لاہور اول ربوہ دوم اور کراچی تیسرے نمبر پر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دفتر اول کے سارے کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دفعہ میں نے برطانیہ کو جھنجھوڑنے کیلئے ان کا بھی جائزہ تیار کیا ہے۔ حضور انور نے بعض جماعتوں کے چندہ کم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کم نہیں ہونا چاہئے۔ بیوت تعمیر کرنے کا رجحان ساری دنیا میں بڑھا ہے اسی لئے بیوت الذکر بنانے کی وجہ سے چندوں میں کمی نہیں ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ لندن میں بیت الفضل کا حلقہ سب سے آگے رہا ہے۔ اس کی فی کس شرح ایک صد ایک پاؤنڈ ہے۔ اور اس کے آگے رہنے کی میری خواہش بھی تھی۔ باقی جماعتوں کو بھی آگے آنا چاہئے۔

حضور انور نے ابتدائی مربیان کا ذکر بھی فرمایا جو معمولی معمولی رقمیں لے کر دنیا کے ممالک میں اشاعت دین کی خاطر نکل گئے، بعض کو تو چند گھنٹے ملے تیاری کیلئے انہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ پہلے دو دستوں کے تمام مربیان کا حضور انور نے نام اور جس ملک گئے تھے کا ذکر فرمایا۔ 1946ء میں البانیہ میں شریف دوتسہ صاحب کی شہادت کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم قربانیاں کرنے کیلئے تیار رہیں گے تو یاد رکھیں کہ ہماری یہ قربانیاں نہ کبھی ضائع گئی ہیں اور نہ کبھی ضائع جائیں گی۔ اہل پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے غربت اور روپے کی قدر کم ہونے کے باوجود جو اعزاز حاصل کیا ہوا ہے۔ اسے برقرار رکھیں۔ آپ قربانیوں کے معیار کو بڑھائیں اور دعاؤں میں سجا کر یہ قربانیاں پیش کریں۔ خدا آپ کی قربانیوں کو ضرور پھل پھول بخشے گا اور وہ دن دور نہیں جب رستے کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

## کفالت یتامیٰ کی سعادت

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ تحریک ''کفالت یکصد یتامیٰ'' پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کیلئے تحریر ہے کہ ایک یتیم بچے یا بچی کی تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/1000 روپے سے -/2000 روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک/ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ حسب استطاعت اور بغیر وعدہ کے بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

## مقابلہ مضمون نویسی کا نتیجہ

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی چہارم بعنوان ''عاجزی و انکساری'' میں درج ذیل خدام نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول۔ مکرم وزیر خان ساجد صاحب۔ ربوہ
دوم۔ مکرم فراست احمد راشد صاحب۔ ربوہ
سوم۔ مکرم قیصر محمود صاحب۔ ربوہ
چہارم۔ مکرم مسعود احمد ناصر وینس صاحب۔ رحمان پورہ لاہور
پنجم۔ مکرم سعد احمد صاحب۔ دارالفضل فیصل آباد
ششم۔ مکرم سید اسامہ بن عاطف صاحب گرین ٹاؤن لاہور
ہفتم۔ مکرم محمد کلیم احمد صاحب۔ وحدت کالونی لاہور
ہشتم۔ مکرم محمد عمران بٹ صاحب۔ باغبانپورہ لاہور
نہم۔ مکرم اسد اللہ یوسف صاحب۔ سلطان پورہ لاہور
دہم۔ مکرم سلطان احمد صاحب۔ واپڈا ٹاؤن لاہور

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

# خطبہ جمعہ

## حضرت مرزا عبدالحق صاحب، مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر، مکرمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ اور مکرم ماسٹر منور احمد صاحب گجرات کا ذکر خیر

## آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے وفات یافتگان کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی کمزوریاں بیان کرنے سے احتراز کرو

## اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ دعاؤں اور نیکیوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو ڈھالیں

## یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے حتی الوسع اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے خدمات دینیہ ادا کرنے کی توفیق پائی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم ستمبر 2006ء (یکم تبوک 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

گزشتہ دنوں میں سلسلے کے چند بزرگوں کی وفاتیں ہوئی ہیں، یہ موت فوت کا عمل تو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ جو اس دنیا میں آئے گا اس نے جانا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی ہر چیز جو اس زمین پر ہے وہ فانی ہے اور آگے فرمایا کہ (۔) (الرحمن: 28) اور صرف تیرے ربّ کی ذات باقی رہنے والی ہے جو جلال اور اکرام والی ہے۔ پس دنیا میں جو آیا اس نے چلے جانا ہے، کسی نے پہلے، کسی نے بعد۔ کسی نے لمبی عمر پا کر، کسی نے جلدی۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو (۔) خدا سے چمٹے رہتے ہیں اور اس کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پچھلوں کے لئے بھی یہ نمونہ چھوڑ کر جاتے ہیں کہ دنیا کی فانی چیزوں کے پیچھے نہ دوڑنا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اگر یہ تمہیں مل گئی تو تمہیں دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ وہ اپنے عمل سے اپنے پیچھے رہنے والوں کو، اپنی نسلوں کو یہ سبق دے کر جاتے ہیں کہ ہم نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُس انعام کے مصداق ٹھہریں جس نے فرمایا ہے کہ (۔) (البقرۃ: 113) یعنی جو بھی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ پس ایسے لوگ جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے حصہ لیتے ہیں اور آخرت میں بھی انشاء اللہ حصہ لیں گے۔ اور آخرت کا حصہ ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد ملنا ہے۔ اس فانی دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد ملنا ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ ہر جان کو موت آنی ہے اور موت آنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تمہارا میری طرف لوٹنا ہے اور جب میری طرف لوٹو گے تو ہم اُنہیں جنہوں نے نیک عمل کئے ہوں گے ضرور بالضرور جنت میں ایسے بالا خانے دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ پس نیک عمل کرنے والوں کا یہ ایسا عمدہ اور اعلیٰ اجر ہے کہ اس کے برابر کوئی اور اجر ہو نہیں سکتا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے نیک اعمال کے ایسے اجر پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کی جنتوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ ہمارے جو بزرگ گزشتہ دنوں فوت ہوئے ہم امید رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے مستحق ہوئے ہوں، حقدار ٹھہرے ہوں۔ اُن لوگوں نے اپنی زندگیاں اس طرز پر ڈھالنے کی کوشش کی کہ نیک اعمال بجا لائیں۔ اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اور انسانیت کی خدمت میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر جو بھی چھوٹی سی کوشش انہوں نے کی اس کا کئی گنا بڑھ کر اجر عطا فرمائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے۔ وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ نے ان کی تعریف کی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی برائی کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے ہوئے تھے عرض کیا حضور! کیا واجب ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت)

پس کسی بھی مرنے والے کے ماحول کے لوگ جب اس کی نیکیوں کی گواہی دے رہے ہوں تو یقیناً یہ اس کے حق میں دعا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے مرنے والوں کو اجر دیتا ہے۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دے۔ یہ ایسے لوگ تھے جو آخرین میں شمار ہوئے۔ پھر حتی الوسع اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے خدمات دینیہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔ ہزاروں لوگوں نے ان کے جنازوں میں شرکت کرنے کی توفیق پائی۔ جن سے بھی ان لوگوں کا واسطہ پڑا انہوں نے ان کے لئے تعریفی کلمات ہی کہے۔ میرے پاس مختلف لوگوں کے جن سے ان کا واسطہ تھا۔ تعزیتی خطوط آئے ہیں اور ہر ایک نے ان کی نیکیوں کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان بزرگوں کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ کیونکہ بعد میں بھی ان کے لئے دعائیں کرنی ضروری ہیں۔ خاص طور پر جو فوت ہونے والے ہیں، وفات یافتگان ہیں ان کی اولادوں کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہو جو ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گے۔ پھر فوت ہونے والوں نے جن لوگوں کے ساتھ نیکیاں کیں ان کا بھی فرض بنتا ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اب مَیں ان بزرگوں کا مختصراً ذکر خیر کروں گا۔ ان میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب مرحوم ہیں، مولانا جلال الدین صاحب قمر ہیں، صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ ہیں اور اسی طرح ایک شہید ماسٹر منور احمد صاحب جو گجرات میں گزشتہ دنوں اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب وہ بزرگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً 106 سال کی لمبی عمر عطا فرمائی۔ آپ کی پیدائش جنوری 1900ء کی تھی۔ آپ کے بھائی اور چچا کو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی لیکن آپ نے بیعت نہیں کی کیونکہ آپ چھوٹے ہی تھے۔ لیکن نیک فطرت تھے تحقیق کا مادہ چھوٹی عمر میں بھی تھا۔ جو متاثر کرنے والی بات تھی اس سے متاثر بھی ہوتے تھے۔ 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (یہ حضرت خلیفہ اول کے زمانے کی بات ہے) ایک دفعہ شملہ تشریف لے گئے تو حضرت مرزا صاحب بھی ان دنوں وہیں تھے۔ ان کی عمر اس وقت صرف 14 سال تھی لیکن دینی علم کے حصول اور تحقیق کا مادہ تھا۔ حضرت مرزا

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی جب شملہ گئے، جیسا کہ مَیں نے کہا یہ خلافت اولیٰ کا زمانہ تھا۔ تو حضرت مرزا صاحب کے ذہن میں حضرت مسیح موعود کی اولاد کا کچھ اور ہی تصور تھا۔ لیکن جب خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی مجالس میں بیٹھے تو آپ کی نیکی اور علم کا آپ کی طبیعت پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ مجھے بھی ایک دفعہ انہوں نے یہ سارا قصہ سنایا تھا۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی اور اس بیعت کے رشتے کو اس طرح نبھایا کہ کوشش کی کہ اپنا حلیہ بھی وہی رکھیں جو ظاہری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تھا۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ انہوں نے خود بتایا کہ بیعت کے بعد پھر مَیں نے یہ کوشش کی کہ جو لباس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پہنتے ہیں اسی طرح کا لباس پہنوں۔ چنانچہ شلوار، قمیص اور کوٹ اور سر پر پگڑی ہاتھ میں سوٹی وغیرہ اس طرح رکھنی شروع کی۔ (جیسا کہ مَیں نے کہا) تا کہ میں اسی حالت میں رہوں، اس حالت میں بننے کی کوشش کروں اور وہ حالت اپنے اوپر طاری کروں کہ وہ ہر وقت یاد رہے جس کی میں نے بیعت کی ہے اور پھر جب یہ عادت پڑ گئی تو بہر حال اسی طرح ان کی زندگی ڈھل گئی۔ گو آپ خلافت ثانیہ میں جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن اس فکر اور کوشش میں کہ مَیں نے اب احمدیت کا صحیح نمونہ بننا ہے تقریباً (۔) رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا تھا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کہنے پر لا (Law) کا امتحان پاس کیا اور کچھ عرصہ بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کی درخواست پیش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جواب دیا کہ آپ اپنی پریکٹس جاری رکھیں اور اپنے آپ کو زندگی وقف ہی سمجھیں۔ چنانچہ انہوں نے ساری ہی زندگی اس کا پاس کیا۔ گو آپ پہلے بھی علمی ذوق رکھنے والے تھے اور دینی علم کی طرف بڑی رغبت رکھتے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس ارشاد کے بعد تو اور بھی زیادہ کوشش کی۔ ایک دفعہ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے تو 9 سال کی عمر میں (جبکہ بچہ تھا) دینی مسائل پر غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور ماشاء اللہ جب حضرت مسیح موعود کی فوج میں داخل ہوئے تو آپ کے علم و عرفان کو چار چاند لگ گئے۔ چنانچہ آپ کے جلسہ سالانہ پر بڑے علمی خطابات ہوتے تھے۔ کئی کتابیں لکھی ہیں۔ بڑے علمی کام کئے ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے رہے، سرگودھا میں ان کے کئی شاگرد ہیں۔

مجھے الفضل سے پتہ لگا کہ جب صداقت حضرت مسیح موعود پر آپ کی کتاب شائع ہوئی تو ایک بزرگ نے مرزا صاحب کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتایا ہے کہ یہ کتاب مَیں نے اپنے حضور قبول کی، میرا خیال ہے کہ یہ کتاب بھی صداقتِ حضرت مسیح موعود پر اُن کی جلسہ سالانہ کی ہی تقریر تھی۔ بہر حال آپ کی شخصیت ایک گہرے علمی اور دینی ذوق رکھنے والی تھی۔ بغیر تیاری کے بھی کسی مضمون پر بولنا شروع کرتے تھے تو خوب حق ادا کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کو ایسے علمی اور روحانی افراد عطا فرماتا رہے جو ہمیشہ سلطان نصیر ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار خلفاء کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آخر تک اللہ کے فضل سے ذہنی طور پر بالکل ایکٹو (Active) تھے۔ اور آپ نے ہمیشہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے کام کیا۔ میرے ساتھ بھی آخری دم تک انہوں نے وفا اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ اپنے خطوط میں ہمیشہ اس بات کا احساس کراتے تھے کہ انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کریں۔ تقریباً ہر سال جلسے پر یہاں آیا کرتے تھے۔ گزشتہ سال بھی آئے تھے اور انتہائی محبت اور پیار اور خلوص کا اظہار فرماتے رہے۔ خلافت سے جو وفا اور خلوص کا تعلق تھا وہ تو تھا ہی لیکن اس ناطے کہ مرکزی عہدیدار خلیفہ وقت کے مقرر کردہ ہیں ان عہدیداروں کی بھی نہایت عزت اور احترام فرمایا کرتے تھے۔ مَیں جب ناظر اعلیٰ تھا، جب بھی کسی کام کے لئے ربوہ تشریف لایا کرتے تھے تو صحت کی پرواہ کئے بغیر اور باوجود کمزوری صحت کے اور میرے کہنے پر بھی کہ جہاں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں رہا کریں مَیں ملنے کے لئے وہیں آ جاتا ہوں خود دفتر تشریف لایا کرتے تھے اور ایک عہدیدار کے لئے ان کی آنکھوں سے احترام چھلک رہا ہوتا تھا۔ یہ جو مَیں نے کہا ہے کہ ان کی جو کمزوری تھی اس کے باوجود بھی ان کی یہ بڑی خوبی تھی کہ آخری سالوں میں جو پچھلے چند سال گزرے ہیں، خلیفۂ وقت نے جن کمیٹیوں کا بھی ان کو ممبر بنایا تھا یا جو کمیٹیاں ان کے سپرد تھیں ان میں ہمیشہ خرابی صحت کے باوجود بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ سرگودھا سے سفر کر کے آتے تھے اور آخر تک جیسا کہ مَیں نے کہا ماشاء اللہ دماغی طور پر بڑے ایکٹو (Active) رہے۔ بڑے صائب الرائے تھے لیکن دوسروں کی رائے بھی بڑے حوصلے سے سنتے تھے اور اس کی قدر کرتے تھے۔ 1988ء میں یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے زکوٰۃ کے مسائل اور خاص طور پر زمینداروں کے مسائل پر ایک کمیٹی بنائی تھی تو مجھے بھی اس کا ممبر بنایا تھا اور مرزا صاحب اس کے صدر تھے۔ جب بھی آپ میٹنگ پر تشریف لاتے تو ہر ایک کو موقع دیتے کہ اپنی رائے کا اظہار کرے اور پھر اس رائے کو وزن بھی دیتے تھے۔ بحث کرنے کا کھل کے موقع دیتے تھے۔

پھر جب ایک جھوٹے مقدمے میں جو میرے خلاف ہوا تھا کہ مَیں نے ربوہ کے بس اڈے پر ایک بورڈ پر لکھی ہوئی قرآنی آیت کو برش پھیر کر یا کوچ کر کے مٹایا ہے۔ اس میں جب مجھے ملوث کیا گیا اور کافی دنوں کی بحث کے بعد جب آخر پہلے سے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق عدالت نے مجھے مجرم بنا دیا تو اگلے دن جب ہم تھانہ ربوہ سے چنیوٹ جا رہے تھے تو مَیں نے دیکھا کہ ہماری گاڑی کے قریب سے حضرت مرزا صاحب کی گاڑی گزری ہے اور ان کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔ خیر چنیوٹ عدالت کے صحن میں مرزا صاحب سے ملاقات ہو گئی، ہماری گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت بھی بیمار تھے، مَیں نے کہا آپ نے کیوں تکلیف کی۔ فرمانے لگے اس وقت مجھے اپنی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بہر حال لمبا وقت بیٹھے رہے۔ گو بظاہر ہمیں تسلیاں بھی دیتے رہے اور ہم بھی ان کو کہتے رہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ان کے چہرے پر اس وقت بڑی فکرمندی کے آثار تھے اور مستقل وہاں بیٹھے ہوئے دعاؤں میں مصروف رہے، دعائیں اور باتیں ساتھ چلتی رہیں۔ غرض ان کی زندگی کے بیشمار واقعات ہیں۔ ان کو یہ بھی بہت بڑا اعزاز حاصل تھا کہ 1922ء سے، جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے باقاعدہ شوریٰ کا نظام جماعت میں قائم فرمایا آپ کو شوریٰ میں شمولیت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ تقریباً 84 سال تک جماعتی خدمات کی توفیق پاتے رہے اور خوب توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

حضرت مرزا صاحب کی ایک اور بات بھی ان کے کسی عزیز نے لکھی کہ ہم ان سے ملنے کے لئے گئے۔ آپ بیمار تھے۔ بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ تو باہر لوگوں کا رش تھا۔ بستر پر لیٹے ہوئے ہی لوگ آ رہے تھے اور مل رہے تھے۔ یہ دوپہر سے پہلے یا بعد کا وقت تھا مَیں نے ان سے کہا کہ یہ تو ملاقات کا وقت نہیں ہے۔ لوگوں کو بھی کچھ خیال کرنا چاہئے کہ وقت پر آیا کریں اور آپ کو اس حالت یعنی بیماری میں آ کر نہ ملیں تو فرمانے لگے کہ امیر کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا۔ اگر امارت کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں پھر ہر وقت ہر ایک کا حق ہے کہ آئے اور اپنے مسائل بیان کرے۔ تو یہ دوسرے امراء کے لئے بھی بڑا سبق ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت میں آئندہ بھی ایسے علم و عرفان اور وفا سے بھرے ہوئے وجود پیدا فرماتا رہے۔ ان کی اولاد کو بھی توفیق دے کہ ہمیشہ احمدیت اور خلافت سے وفا کرنے والے رہیں۔

پھر گزشتہ دنوں ہونے والے فوت شدگان میں مولانا جلال الدین صاحب قمر ہیں۔ آپ بھی جماعت کے بڑے پرانے خادم اور فدائی بزرگ تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ لمبا عرصہ فلسطین اور مشرقی افریقہ کے ملکوں میں (۔) کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مختلف زبانوں کو جانتے تھے جو ایک (۔) کا خاصہ ہونا چاہئے۔ عربی، فارسی انگریزی اور مشرقی افریقہ کی بعض مقامی زبانیں بھی جانتے تھے۔ جامعہ میں پڑھانے کی بھی ان کو توفیق ملی۔ بڑے سادہ مزاج تھے۔ مجھے امید ہے کہ ان کے شاگرد آج دنیا میں پھیلے ہوں گے۔ تقریباً گیارہ سال تک انہوں نے جامعہ میں بھی پڑھایا تو یہ شاگرد جنہوں نے مولانا صاحب سے پڑھا ان کا فرض ہے کہ اپنے استاد کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔

پھر میں ذکر کرنا چاہتا ہوں، صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ کا جو میری خالہ بھی تھیں بلکہ ہم دونوں میاں بیوی کی خالہ تھیں۔ مجھے بچپن سے ہی ان سے تعلق تھا۔ ان کے گھر آنا جانا تھا۔ بڑی غیر معمولی طبیعت کی مالک تھیں۔ بچپن میں مجھے یاد ہے کہ ایک دوسرے کے گھروں کے اندر ہی دروازے کھلتے تھے۔ تو اس وجہ سے کہ دروازہ بیچ میں ہی ہے، بے وقت ان کے گھر چلا جایا کرتا تھا۔ لیکن مجال ہے جو کسی وقت بھی کم از کم میرے سامنے یہ اظہار کیا ہو کہ کوئی بیزاری چہرے سے ٹپکتی ہو یا کسی قسم کا اظہار کیا ہو کہ بے وقت کیوں آتے ہو۔ ہمیشہ خالہ ہونے کا حق ادا کیا کہ جس وقت مرضی آؤ گھر پہ حق ہے۔ اور ہمیشہ اپنا گھر کھلا رکھا۔ اس طبیعت کی وجہ سے اور بے تکلفی کی وجہ سے بعض دفعہ باتوں باتوں میں ان کے ساتھ زیادتی بھی ہو جاتی تھی۔ یا احساس ہوتا تھا کہ زیادتی ہو گئی ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ برداشت کر جاتی تھیں۔ کبھی اس کا اظہار نہیں کیا۔ اس لحاظ سے بھی بڑی غیر معمولی طبیعت تھی۔ خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ خلافت کے بعد وہ احترام دیا جو خلافت کا حق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جو دوسرے بڑے، بہن بھائی ہیں انہوں نے ایک دفعہ باتوں میں ان سے پوچھا کہ پہلے تو نام لیتے تھے اب ادب اور احترام کے دائرے میں ان کو مخاطب کرنے یا ان سے بات کرنے کے لئے آپ کس طرح ان کو مخاطب کرتی ہیں۔ تو کہنے لگیں کہ اب وہ خلیفہ وقت ہیں۔ مَیں تو خلیفہ وقت ہی کہتی ہوں تا کہ خلافت کا احترام قائم رہے۔ اور ذاتی رشتوں پر خلافت کا رشتہ مقدم رہے۔ میرے بارے میں کسی نے پوچھا کہ اب کس طرح مخاطب کریں گی۔ تو فرمانے لگیں کہ میرے نزدیک خلافت کا رشتہ سب سے مقدم ہے۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو مخاطب کرتی تھی اسی طرح ان کو مخاطب کروں گی۔ خلافت کے بعد اپنی خالاؤں میں میری سب سے پہلی ملاقات شاید ان سے ہوئی اور ان کی آنکھوں میں، الفاظ میں، بات چیت میں جو فوری غیر معمولی احترام مَیں نے دیکھا وہ حیران کن تھا۔ گو کہ میرے جو باقی بڑے رشتے تھے انہوں نے بھی اسی طرح اظہار کیا ہے، لیکن ان کو اور میری ایک اور بزرگ ہیں ان کو مَیں نے فوری طور پر مل لیا تھا اور پہلا موقع تھا اس لئے فوری دل پر نقش ہو گیا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ان کا جائیداد اور زمینوں کا انتظام مشترکہ چلتا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں وہ انتظام میرے سپرد کیا ہوا تھا۔ تو ان کی وفات کے بعد جب مَیں نے ان کے بچوں کو کہا کہ اپنے انتظامات سنبھال لو۔ تو ان کو بھی کہا کہ اس طرح علیحدہ کریں۔ احمد نگر کی زمینوں کا حساب اور انتظام تھا۔ پہلے تو زبانی بھی اظہار کرتی رہیں۔ پھر اب اس دفعہ مجھے لکھ کر اس پریشانی کا اظہار کیا کہ کہیں کسی ناراضگی کی وجہ سے تو مَیں یہ انتظام نہیں چھوڑ رہا۔ ان کو سمجھایا کہ جب میرا براہ راست انتظام نہیں اس لئے بہتر ہے کہ اپنا اپنا خود سنبھالیں تو کہنے لگیں کہ مَیں اسی لئے پریشان ہوں کیونکہ میرے سے یہ برداشت نہیں کہ کسی بھی حالت میں خلیفہ وقت کی ناراضگی کا باعث بنوں یہ ان کی ذاتی چیز تھی، ذاتی معاملہ تھا لیکن اس میں بھی گوارا نہ کیا کہ خلیفہ وقت کی مرضی کے خلاف ذرا سا بھی کام ہو۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کا بڑا خیال رکھنے والی، دعا اور صدقہ کرنے والی بزرگ تھیں۔ کوئی دعا کے لئے کہہ دیتا تو یاد رکھتی تھیں۔

ہمارے ایک مربی صاحب ہیں جن کا میدان عمل میں کہیں دورے پر جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا اور بہت بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا، ٹانگیں کئی جگہ سے ٹوٹ گئیں، اب تک بیساکھیوں کے سہارے چلتے ہیں، انہوں نے مجھے لکھا کہ مَیں نے ایکسیڈنٹ کے بعد ہسپتال سے ان کو دعا کے لئے فون کیا تو فرمانے لگیں کہ تمہارے لئے روزانہ نفل بھی پڑھ رہی ہوں اور صدقہ بھی نکالتی ہوں۔ تو جماعتی کارکنوں کے لئے بڑا درد رکھتی تھیں۔

خلافت سے محبت کے سلسلے میں ایک اور بات (بتا دوں)۔ اب جب اس دفعہ جلسہ پہ آئی ہوئی تھیں۔ بڑی کمزور تھیں اور ہلکا ہلکا بیماری کا اثر بھی چل رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ آپ اب گھر آرام سے رہیں، دوبارہ نہ آئیں آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ کہنے لگیں کہ مَیں تو خلیفہ وقت سے ملنے کے لئے آتی ہوں۔ اور جب تک ہمت ہے آتی رہوں گی۔ خلافت سے انتہائی محبت تھی۔ اب جاتے ہوئے ان کو گیسٹ ہاؤس میں جب میں مل کر آیا ہوں کہ جا رہی ہیں تو اللہ حافظ۔ رات کو ملا ہوں اگلے دن صبح ان کی فلائیٹ تھی۔ تو جب ائیر پورٹ پر جانا تھا تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے آ کر بتایا کہ بی بی امتہ الباسط صاحبہ باہر کار میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ مَیں نے کہا مَیں تو کل مل آیا تھا۔ خیر باہر گئے تو ملاقات ہوئی۔ دعا کے لئے انہوں نے کہا، ان کو دعا کر کے رخصت کیا۔ اور اللہ کے فضل سے خیریت سے پاکستان پہنچ گئیں لیکن بہرحال اللہ کی تقدیر تھی چند دن کے بعد بیماری کا دوبارہ شدید حملہ ہوا۔ ہارٹ اٹیک ہوا اور وفات ہو گئی۔

ان کے گھر پلنے والے ایک لڑکے نے جو اب تو جوان بچوں کے باپ بھی ہیں۔ مجھے لکھا کہ یہاں جرمنی جب آتیں (وہ آجکل جرمنی میں ہیں) تو ہمارے گھر ضرور آتیں، یہ لڑکا بھی سیالکوٹ کے کسی گاؤں سے آیا۔ ان کے والد یا والدہ کوئی ان کو چھوڑ گیا تھا اور وہیں پلا بڑھا ہے۔ لکھا ہے کہ جب میرے پاس آتیں تو میرے بچوں کو کہتیں کہ مَیں تمہاری دادی ہوں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس بچے کو اس کے ماں یا باپ اس وقت کسی گاؤں سے ان کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ اور حضرت میر داؤد احمد صاحب اور بی بی امتہ الباسط صاحبہ نے اس لڑکے کو پالا تھا۔ پڑھایا لکھایا اور یہ ان کی ایک بڑی خوبی تھی جس سے ایک دفعہ تعلق قائم ہو جاتا تھا اس کو خوب نبھاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ان کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ نصرت کے میاں غلام قادر شہید ہوئے تو اس کو بھی بڑا حوصلہ دیا اور خوب سنبھالا اور ہر طرح خیال رکھا۔ گو کہ عزیزہ کی اب دوسری شادی ہو چکی ہے لیکن اس کے بچوں کو اور اس کو خود بھی بعد میں سنبھالا دیتی رہیں۔ اور ماں کی دعائیں جو سب سے زیادہ ضروری ہوتی ہیں، ان کی وہ دعائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان بچوں کے لئے کام آتی رہیں گی۔ عزیزہ نصرت اور اس کے بچوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مرزا غلام قادر شہید کے بچوں کو بھی ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اُن کے والد اور نانی کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو ہمیشہ کی طرح خود ہی اپنے فضلوں سے پورا فرماتا رہے۔ اور ان بچوں کے دادا دادی کو بھی صحت دے اور ان کو شہید کے بچوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے دوسرے بچوں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ نیکیوں پر چلائے۔ خلافت سے پیار اور محبت اور اطاعت اور فرمانبرداری اور اخلاص و وفا کا تعلق ان کی خواہش سے بڑھ کر عطا فرمائے۔ اور اپنی بزرگ ماں کے لئے ان کو دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

چوتھا ذکر ایک شہید کا ہے۔ ان کا نام ماسٹر منور احمد صاحب ہے۔ یہ گجرات کے رہنے والے تھے۔ جیسا کہ ظالموں کا ہمیشہ سے احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک رہا۔ جب دل چاہے، جس احمدی کو مارنے کو دل چاہے مار دیتے ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں۔ قانون بھی احمدی مقتول کا نام سن کر خاموش ہو جاتا ہے کہ مارنے والے ........... نے جنت کمائی ہے۔ ........... بہرحال 22/اگست کو صبح دو نامعلوم افراد ان کے دروازے پر آئے جو موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ جب منور صاحب نے دروازہ کھولا، باہر نکلے تو ان دونوں نے اندھا دھند فائرنگ کی اور ان کو پانچ گولیاں لگیں، فوری طور پر ان کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر وہیں وفات پا گئے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ بڑا بچہ گیارہ سال کا ہے، پھر 7 سال کا پھر تین سال کا۔ اللہ خود ان بچوں کو سنبھالنے کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جماعت کے بھی بڑے اچھے کارکن تھے۔ خدمات سرانجام دیتے تھے۔

دشمن سمجھتا ہے کہ آج احمدیوں کی ملک میں کوئی نہیں سنتا، قانون ان کی حفاظت نہیں کرتا۔ اس لئے ان کو شہید کر کے ان کے خیال میں قتل کر کے جتنا ثواب کمانا ہے کما لو۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی راہ میں بہایا ہوا یہ خون تو کبھی ضائع نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس طرح جان قربان کرنے والوں کو زندہ کہا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی خاطر مرتے ہیں وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں

گے اور ان کے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ خود ہی بدلہ بھی لے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔............

وفات یافتگان کا ذکر ہوا ہے تو اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا طریق تھا۔ ان کے بارے میں آپؐ نے کیا نصیحت فرمائی کہ کس طرح دعا کی جائے۔ آپؐ کا اسوہ کیا تھا؟ اس بارے میں چند احادیث بھی پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس پر عمل کر کے ہم اپنے لئے بھی اور وفات یافتگان کے لئے بھی اللہ کا رحم اور مغفرت حاصل کرنے والے ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان کی وفات ہو چکی تھی اور ان کی آنکھیں کھلی تھیں اور آنحضورؐ نے آتے ہی پہلے ان کو بند کیا۔ پھر حضرت ابوسلمہؓ کے اہل میں سے کسی نے نوحہ کی غرض سے بلند آواز نکالی، اونچی آواز میں ماتم کرنے کی کوشش کی تو نوحہ کی آواز سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے لوگوں کے لئے صرف خیر کی بات کرو۔ کیونکہ ملائکہ ہر وہ بات جو تم کرتے ہو اسے امانت رکھتے ہیں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ابوسلمہؓ کی بخشش فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں اس کا اچھا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! ہمیں بخش دے اور اس کی بھی بخشش فرما۔ اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ اور اس کے لئے اسے منور فرما۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تغمیض المیت۔ حدیث نمبر 3116)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھایا اور اس میں یہ دعا کی۔ یہ جنازے کی دعا ہے نوجوانوں کو بھی یاد کرنی چاہئے کہ (۔) اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو، ہمارے وفات پانے والوں کو، ہمارے چھوٹوں کو، اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اور ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں سب کو بخش دے، اے ہمارے خدا جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ۔ اور جس کو تُو ہم میں سے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔ اے ہمارے خدا تو اس مرنے والے کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہر قسم کے فتنہ سے ہمیں محفوظ رکھ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلوۃ علی المیت)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میت کی تدفین کے بعد خود بھی استغفار کرتے تھے اور لوگوں سے بھی مخاطب ہو کر فرماتے تھے یہ حساب کا وقت ہے اپنے بھائی کے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو۔ اور مغفرت طلب کرو۔ (ابوداؤد)

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ خدا جنت میں ایک بندے کا مرتبہ بلند فرماتا ہے تو بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھے یہ مرتبہ کہاں سے ملا تو خدا فرماتا ہے کہ تیرے لڑکے کی وجہ سے کہ وہ تیرے لئے استغفار کرتا رہا ہے۔ پس اولاد کو اپنے مرنے والوں کے درجات کی بلندی کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بے حساب جانے دے اور ہم پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار کی وفات پر فرمایا۔ آلِ جعفر کے لئے کھانا تیار کرو۔ ان کو ایک ایسا امر درپیش ہو گیا ہے جو ان کو مصروف رکھے گا۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب صنعۃ الطعام لاھل المیت۔ حدیث نمبر 3030)

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے جب کارِ قضا کسی بھائی کے گھر میں ماتم ہو جائے یعنی کوئی فوت ہو جائے تو دوسرے دوست اپنے گھر میں اس کا کھانا تیار کریں۔ فرمایا نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ ایسا کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 233 جدید ایڈیشن)

مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ یہاں اس طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ ہمسایوں کی کوشش ہوتی ہے کہ جماعتی انتظام کے تحت لنگر میں جو کھانا پکتا ہے وہیں سے آ جائے۔ اگر تو ہمسائے نہ ہوں پھر تو جماعت کا فرض ہے کرتی ہے اور کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ارد گرد احمدی ہمسائے رہتے ہوں تو ان کو اپنے فرض کو ادا کرنا چاہئے۔ اور اس طرف خاص توجہ دیں۔ اور دنیا میں ہر جگہ جماعت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

سوگ منانے کے ضمن میں حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی، ان دنوں آپ کے والد حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی۔ پہلے اپنی لونڈی کو لگائی پھر اپنے ہاتھ اور اپنے رخساروں پر ملی اور ساتھ ہی فرمایا: خدا کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں۔ مگر مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے۔ البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرأۃ علیٰ غیر زوجھا)

جنازے میں شامل ہونے کے بارے میں روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی .......... جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے جاتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط اجر لے کر واپس لوٹتا ہے۔ اور ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر سمجھو اور جو شخص دفن ہونے سے پہلے واپس آ جاتا ہے تو وہ صرف ایک قیراط کا ثواب پاتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان)

اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ خاص طور پر ربوہ میں، مَیں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جس محلے میں کوئی احمدی وفات پا جاتا ہے تو اس محلے کے لوگوں کا فرض ہے کہ اس جنازے کے ساتھ جایا کریں لیکن باہر سے موصیان کے جنازے ربوہ میں آتے ہیں تو ان کے لئے ہاں جماعتی طور پر انتظام ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ کو بھی انتظام کرنا چاہئے کہ جنازے میں کافی لوگ شامل ہوا کریں۔

پھر فوت شدہ کی خوبیوں کا ذکر کرتے رہنے کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے وفات یافتگان کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اور ان کی کمزوریاں بیان کرنے سے احتراز کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الجنائز المشی بالجنازۃ والصلاۃ علیھا)

ابھی جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ان سب کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

دوسری بات جو مَیں کہنا چاہتا تھا وہ امریکہ کے جلسے سے متعلق ہے۔ امریکہ میں مَیں نے جانا تھا لیکن حالات کی وجہ سے پروگرام ملتوی کرنا پڑا تو میرا خیال تھا کہ آج اس حوالے سے کچھ کہوں گا کیونکہ آج ان کے جلسے کا پہلا دن ہے۔ لیکن پھر وفات یافتگان کے ذکر کی وجہ سے اس مضمون کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن مختصراً میں ان کو اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔ یہ جلسے جس مقصد کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں ورنہ ان جلسوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں نے یہ ذکر سنا کہ کس طرح ہمارے بزرگ اپنی زندگیاں بسر کرتے رہے۔ دعاؤں اور نیکیوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالیں تا کہ دنیا کے ہر کونے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے فیض پانے والوں کا ایسا گروہ تیار ہو جائے جو توحید کو قائم رکھنے والا اور اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق قائم کرنے والا ہو۔ اور یہ کام اللہ کے فضل کو جذب کرنے سے ہی ہو گا۔ اور اللہ

کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے، عبادات کی ضرورت ہے۔ پس ان تین دنوں میں امریکہ میں جلسہ ہو رہا ہے یا دنیا میں کہیں اور کسی جماعت میں اگر جلسے ہو رہے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ دیتا ہوں اس کو ہر وقت سامنے رکھیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں اور تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور ازخود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں، نہایت رحیم، کریم حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی پیدا کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا کہ وہ کوئی اور خدا ہے حالانکہ کوئی اور خدا نہیں مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو (ـ) نے سکھائی ہے‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-224)

پس اس جلسے پر ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔ نمازوں پر بہت زور دیں۔ امریکہ ایک ایسا ملک ہے جو مادی لحاظ سے اس وقت بہت زیادہ ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں رہتے ہوئے ہر احمدی کو اپنے آپ کو اس کی گندگیوں سے محفوظ رکھنے کی اور دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی انتہائی ضرورت ہے اور یہی جلسے کا فیضان ہے، یہی جلسے کا فیض ہے کہ آپ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر لیں۔ اگر خدا مل گیا تو ہم نے اپنے زندگی کے مقصد کو پا لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

## شکر انسانی جسم کی اہم ترین ضرورت ہے

## یہ جسم کے لئے ایندھن اور توانائی مہیا کرتی ہے

یہ تو سب جانتے ہیں کہ چینی کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور میٹھی اشیاء کا ذکر سنتے ہی منہ میں پانی آ جاتا ہے۔ شکر مٹھاس کے حصول کا ایک بنیادی ذریعہ اور انسانی جسم کی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔ جسم ایک زندہ مشین ہے جسے چلتا رہنے کے لئے ایندھن یعنی خوراک کی ضرورت رہتی ہے۔ جس طرح موٹر کار کے انجن میں پٹرول جلنے سے توانائی حاصل ہوتی ہے اسی طرح ہم جو خوراک کھاتے ہیں وہ ہمارے جسم کے اندر ’’جلتی‘‘ ہے اور ہمیں توانائی حاصل ہوتی ہے۔

انسانی جسم میں پیدا ہونے والی توانائی کو سائنس دان حراروں (Calories) کی شکل میں ماپتے ہیں۔ یوں ہر قسم کی خوراک کی حراری قدر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مختلف اشیاء خوردنی کی حراری قدر کا اندازہ لگانے کے بعد یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ہلکے اور مشقت کے کام کرنے والے مختلف عمر کے لوگوں کی خوراک میں حراروں کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کتنی ہونی چاہئے۔ یوں ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے کام کرنے والے افراد کو کتنی مقدار میں خوراک کھانی چاہئے کہ ان کا جسم سلامت سے کام کرتا رہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو روزانہ 2500 سے 3500 حراروں کی ضرورت ہوتی ہے اور ان میں سے زیادہ تر شکر ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

### کھلاڑیوں کی خوراک

شکر سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ فٹ بال کی ایک ٹیم نے یورپ کے کئی ملکوں کا دورہ کیا۔ تماشائیوں کی نظر میں یہ ٹیم بہت کمزور تھی لیکن اس ٹیم نے اس سال کی بہترین قرار پانے والی ٹیموں کے خلاف میچ کھیلے۔ اس ٹیم نے جو بظاہر ایک کمزور ٹیم تھی لوگوں کے اندازوں کے برعکس جب بہت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا تو یہ افواہ پھیل گئی کہ اس ٹیم کے ارکان کھیل شروع ہونے سے قبل کوئی طاقتور دوا استعمال کرتے تھے۔

اخباری نمائندے یہ راز جاننے کے لئے ان کھلاڑیوں کی سرگرمیوں کا زیادہ قریب سے مشاہدہ کرنے لگے۔ آخر ایک دن بھید یوں کھلا کہ ان کھلاڑیوں کے سامان میں سفید ٹکیوں (Tablets) کے ڈبے برآمد ہوئے۔ ان میں سے کچھ ٹکیاں جب تجزیے کے لئے بھیجی گئیں تو تجزیہ کار کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یہ انگور کی خالص شکر (Dextrose) کی ٹکیاں تھیں۔ اسے گلوکوز بھی کہا جاتا ہے۔

ان کھلاڑیوں کو اپنے آپ پر شک کیے جانے کی بنا پر ٹکیوں کے تجزیہ پر یقیناً ہنسی آئی ہو گی کیونکہ گلوکوز کی ٹکیاں بالکل ایسے ہی بے ضرر ہوتی ہیں جیسے کہ بچوں کے کھانے والی جیلی۔ ان میں موجود شکر بہت آسانی سے جزو بدن ہو جاتی ہے۔ آجکل ہر اتھلیٹ (Athlete) اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ فوری طور پر فاضل توانائی کے حصول کے لئے گلوکوز ایک بہترین اور محفوظ تر ذریعہ ہے۔ گلوکوز ہمارے جسم میں بہت تیزی سے جلتا ہے اور اس سے کوئی برے اثرات بھی ظاہر نہیں ہوتے جیسے کہ عموماً ادویات کے استعمال سے ہوتے ہیں۔ عمدہ پتھر کوئلہ کی طرح گلوکوز کی بھی یہ خاصیت ہے کہ اس کے استعمال کے بعد کوئی ’’فاضل‘‘ مادہ باقی نہیں بچتا۔

ہم عام طور پر شکر گلوکوز کی شکل میں استعمال نہیں کرتے۔ سفید قلمی چینی یا بورا جو چائے میں ملایا جاتا یا کھانوں پر چھڑک کر استعمال کیا جاتا ہے۔ شکر کی ایک دوسری شکل ہے اور اسے سکروز (Sucrose) کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک سالمہ گلوکوز اور فرکٹوس کے سالمے سے ملا کر بنایا جاتا ہے۔ گلوکوز اور فرکٹوس بڑھتے ہوئے پودوں میں پیدا ہوتا ہے۔ سکروز ہر قسم کے سبز پودوں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ درختوں کے پھل، جڑوں اور رس کا ایک لازمی حصہ ہے۔

سکروز تقریباً ہر قسم کے سبز پودوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن پودوں کی بعض انواع میں اس کی مقدار دیگر پودوں کی نسبت بہت زیادہ موجود ہوتی ہے اور دنیا بھر میں دو پودے شکر کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ یعنی چقندر شیریں (Sugar-beet) اور گنا یا مینشگر (Sugar-cane)۔ ہماری صحت اور تندرستی میں گنے اور چقندر شیریں کا اس قدر اہم کردار ہے کہ ہمیں یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ قدیم نسلوں کے لوگ ان کے بغیر کس طرح گزارہ کرتے تھے۔ تاہم انسان کے شکر کی پیداوار والی فصلیں اگانے سے قبل مٹھاس کی ضروریات شہد سے پوری کی جاتی تھیں۔ لیکن شہد چونکہ شکر کی مانگ کے مقابلے میں کم دستیاب ہوتا تھا، اس لئے انسان نے اپنی مٹھاس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شکر پیدا کرنے والی فصلوں کا سہارا لیا۔

☆......☆......☆

# تقریب شادی

۞ مکرمہ توصیف نگہت صاحبہ اہلیہ مکرم میر مبشر احمد صاحب گجرات تحریر کرتی ہیں کہ میرے بیٹے مکرم زاہد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 30۔اکتوبر 2006ء کو ربوہ میں مکرمہ لبنیٰ منصور صاحبہ بنت مکرم منصور احمد مبشر صاحب کے ساتھ منعقد ہوئی اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔مورخہ 31۔اکتوبر 2006ء کو تحریک جدید کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔جس میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔مکرم زاہد محمود صاحب مکرم پیر شریف احمد صاحب مرحوم کے نواسے اور مکرمہ لبنیٰ منصور صاحبہ مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم کی پوتی ہیں۔دونوں عزیزان حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت فرمائے میرے اس واقف زندگی بیٹے کو اللہ تعالیٰ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

# ولادت

۞ مکرم خواجہ قمر احمد صاحب شالیمار ٹی وی سنٹر ربوہ تحریر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 16۔اکتوبر 2006ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام ادیبہ نورین احمد عطا فرمایا ہے نیز اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر کی نواسی ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز صحت وسلامتی والی فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔آمین

# سانحہ ارتحال

۞ مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب ابن محترم غلام قادر صاحب مرحوم بقضائے الٰہی 82 سال کی عمر میں 19۔اکتوبر 2006ء کو وفات پاگئے۔مرحوم ان دنوں "العزر" دارالرحمت وسطی ربوہ میں مقیم تھے بھائی جان ایک شفیق، متدین، مرنجاں مرنج، ملنسار اور با مروت انسان تھے۔میرے والد صاحب جب میں چھ سال کا تھا۔انتقال فرماگئے تھے۔میرے بڑے بھائی نے ہی میری پرورش، کفالت، تعلیم اور دیگر فرائض میں کماحقہ معاونت کی۔اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا کرے۔بھائی جان ملازمت کے سلسلہ میں پہلے لاہور اور پھر تقریباً بیس سال کویت میں رہے۔جہاں جہاں بھی آپ کا قیام رہا۔جماعت سے والہانہ تعلق قائم رکھا۔گزشتہ دس سال امریکہ رہ کر حال ہی میں واپس آئے تھے ہم دو ہی بھائی تھے وہ مجھ سے عمر میں بیس سال بڑے تھے اور بمنزلہ باپ کے تھے اور میرا ان سے بیٹوں جیسا ہی تعلق تھا۔ان کا جنازہ 22۔اکتوبر کو البیت المہدی میں ہوا۔قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔مرحوم کے چار بیٹے ہیں۔تین امریکہ اور ایک جرمنی میں آباد ہے۔جنازہ اور تدفین میں چاروں نے شرکت کی چار بیٹیاں ہیں بوقت وفات دو بیرون ملک تھیں۔بڑے بیٹے پروفیسر ڈاکٹر منور احمد صاحب ٹی آئی کالج میں شعبہ تدریس سے بھی وابستہ رہے۔دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اوران کی بیوہ اور بچوں کا حامی وناصر ہو۔آمین

# زار روس کی حالت زار

1917ء میں سوویت یونین میں انقلاب برپا ہوا۔اسے تاریخ میں "انقلاب روس" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

روس میں بیسویں صدی کے اوائل سے ہی زار روس، نکولس دوم کی حکومت کے خلاف بغاوت کے جذبات پائے جاتے تھے۔روسی عوام، بادشاہت کا خاتمہ اور جمہوری حکومت کے قیام کے حامی تھے۔لیکن زار روس نکولس دوم ان کی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ تھا۔1904ء میں جاپان کے ہاتھوں روس کی شکست ان کے دبے ہوئے جذبات کو ابھارنے کا ایک بڑا سبب بن گیا۔20 جنوری 1905ء کو سینٹ پیٹرز برگ (St. Petersburg) میں مسلح بغاوتوں کا آغاز ہوا۔ان بغاوتوں کو مجموعی طور پر انقلاب 1905ء کا نام دیا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں عوام کو شہری حقوق ملے اور پارلیمنٹ قائم ہوئی۔لیکن ان مراعات میں اسٹولپن (Stolypin) نے جو 1905ء سے 1911ء تک وزیر اعظم رہا، جلد ہی تخفیف کردی۔

پہلی جنگ عظیم میں جب روس کو شکست ہوئی تو مارچ 1917ء میں عوام نے لینن کی قیادت میں ایک مرتبہ پھر حکومت کے خاتمے کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔

یہ جدوجہد تقریباً 8 ماہ جاری رہی۔7 نومبر 1917ء کو عوام نے کیرنسکی (Kerensky) کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور لینن کو اپنا صدر منتخب کرلیا یوں روس میں ایک نئے عہد کا آغاز ہوگیا۔

گو یہ انقلاب 7 نومبر 1917ء کو برپا ہوا تھا لیکن ان دنوں روس میں پرانی تقویم ہی رائج تھی اور وہاں اس دن 25/اکتوبر 1917ء کی تاریخ تھی۔اس لئے انقلاب روس کو اکثر انقلاب اکتوبر یا October Revolution بھی کہا جاتا ہے۔

اس انقلاب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا تھا۔ ع

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

مؤرخین لکھتے ہیں کہ:۔

12 مارچ 1917ء کی صبح سے شام تک دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیار رکھنے والا بادشاہ جو اپنے آپ کو زار کہتا تھا یعنی کسی کی حکومت نہ ماننے والا اور سب پر حکومت کرنے والا، حکومت سے بیدخل ہوکر اپنی رعایا کے ماتحت ہوگیا اور 15 مارچ کو مجبوراً اسے اپنے ہاتھ سے یہ اعلان لکھنا پڑا کہ وہ اور اس کی اولاد تخت روس سے دستبردار ہوتے ہیں اور حضرت اقدس کی پیشگوئی کے مطابق زاروں کے خاندان کی حکومت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا۔مگر ابھی اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعض حصوں کا پورا ہونا باقی تھا۔نکولس ثانی (زار روس) یہ سمجھتا تھا کہ وہ حکومت سے بےدخل ہوکر اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی جان بچالے گا اور خاموشی سے اپنی ذاتی جائیدادوں کی آمد پر گزارہ کرلے گا۔مگر اس کا یہ ارادہ بھی پورا نہ ہوسکا۔15 مارچ کو وہ حکومت سے دستبردار ہوا اور 21 مارچ کو قید کرکے سکیولو بھیج دیا گیا۔22 مارچ کو امریکہ نے 24 مارچ کو انگلستان، فرانس اور اٹلی نے باغیوں کی حکومت تسلیم کرلی اور زار کی سب امیدوں پر پانی پھر گیا۔اس نے دیکھ لیا کہ اس کی دوست حکومتوں نے جس کی مدد پر اسے بھروسہ تھا اور جن کے لئے وہ جرمن سے جنگ کررہا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کی باغی رعایا کی حکومت تسلیم کرلی ہے اور اس کے لئے ایک کمزور سی آواز بھی نہیں اٹھائی۔مگر اس تکلیف سے زیادہ تکلیفیں اس کے لئے مقدر تھیں تاکہ وہ اپنی زار حالت سے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پورا کرے۔

صرف ذہنی عذابوں پر ہی اکتفا نہیں کی گئی بلکہ سوویت نے اس کے کھانے پینے میں بھی تنگی کرنا شروع کردی اور اس کے بیمار بچہ کو وحشی سپاہی اس کے اور اس کی بیوی کے سامنے نہایت بیدردی سے مارتے اور اس کی بیٹیوں کو بھی نہایت ظالمانہ طور سے دق کرتے۔آخر ایک دن زارینہ کو سامنے کھڑا کرکے اس کی نوجوان لڑکیوں کی جبراً عصمت دری کی گئی اور جب زارینہ اپنا منہ روتے ہوئے دوسری طرف کرلیتی تو ظالم سپاہی سنگینیں مار مار کر اس کو مجبور کرتے کہ وہ ادھر منہ کرکے دیکھے جدھر ظالم وحشیوں کا گروہ انسانیت سے گری ہوئی کارروائیوں میں مشغول تھا۔زار اسی قسم کے مظالم کو دیکھتا اور ان سے زیادہ سختیاں برداشت کرتا ہوا جتنی کہ شاید کبھی کسی شخص پر بھی نازل نہ ہوئی ہوں گی 16 جولائی 1918ء کو مع کل افراد خاندان کے نہایت سخت عذاب کے ساتھ قتل کردیا گیا۔

ایک غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ صاحب فاروقی اپنے رسالہ "اظہار الحق" میں لکھتے ہیں:۔

"اپریل 1905ء میں آپ کو اطلاع ملی کہ 'زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار' یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ زار اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ روس کے کروڑ ہا بندگان خدا پر خود مختارانہ حکومت کررہا تھا۔لیکن چند ہی سال بعد انقلاب روس کے موقعہ پر بالشویکیوں کے ہاتھ سے زار روس کی جو گت بنی وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔دنیا کا سب سے بڑا خود مختار بادشاہ پائے بجولاں ہے۔اس کے خاندان کے تمام ارکان پابند سلاسل ہیں اور باغی اپنی سنگینوں اور بندوقوں سے خاندان شاہی کے ایک ایک رکن کو ہلاک کرتے ہیں۔جب زار کے تمام بچوں اور بیوی کو باغی تڑپا تڑپا کر مار چکتے ہیں تو زار کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کردیتے ہیں۔(رسالہ اظہار الحق ص 21)

☆......☆......☆


فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروزپور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139 لوہا مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: عبدالرحیم، عبدالقیوم
فون آفس: 7653853-7669818 فیکس: 7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

TRAVEL FIELD
S.I.E UGOKI ROAD SIALKOT
TEL+92-52-3257796-97 Fax+ 92-52-3253897
Mob 0321-6142939, 0300-9614083
E.mail:anjumjav@hotmail.com
pro. Anjum Javed

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فون: 048-3713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

Deals in HRC,CRC,EGP&O,Sheets & Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369
Fax:7667414
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

New MIAN BHAI
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:6313372-6313373

GLICO INTERNATIONAL
Exports of Menicure
Dental and Surgical Instruments
Ugoki road Sialkot Pakistan Tel+92-52-3257796-97
Fax:# +92-52-3253897 Mob:0321-6142939,0300-9614083
Email: anjumjav@hotmail.com website: www.glicofutures.com
Pro. Anjum Javed

ربوہ میں طلوع و غروب 7 نومبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:04 |
| طلوع آفتاب | 6:27 |
| زوال آفتاب | 11:52 |
| غروب آفتاب | 5:17 |


سپیشل آفر:/4800 میں مکمل ڈش بمعہ ریسیور دستیاب ہے

Dealer:Sony- Panasonic
Philips. Samsung, LG.
Nobel .Nokia, Samsung,
Sony, Ericson. Motorola

نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی

21-ہال روڈ-لاہور 042-7355422-042-7125089-042-7211276

البشیر - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوک فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

لاعلاج امراض کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد 31/55 علوم شرقی ربوہ
047-6212694/0334-6372030

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹیل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231680
7231681
7223204
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ سیال کمپلیکس لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار، نعیم ستار
فون شوروم:052-4292793 فون رہائش:052-4592316
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: ٹویوٹا، سوزوکی، شہزور ہنڈائی
ڈاٹسن کے جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر - بادامی باغ - لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

بڑے سائز کی امپورٹڈ ٹوئن ٹب سیمی آٹومیٹک
واشنگ ڈرائی مشین گارنٹی کے ساتھ -/6900
ڈاولینس فریج ڈبل ڈور -/12500 ٹوئن مشین -/6500
مائیکرو ویو اوون -/3200
جوسر (1 in 10) فوڈ فیکٹری -/3000 "14 ٹی وی -/5100
سپلٹ اے سی -/15000 مکمل ڈش -/5000 میں لگوائیں
پیکج کے ساتھ سینڈوچ میکر فری

فخر الیکٹرونکس

1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: شیخ نوازالحق شیخ منیر احمد
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-0300-9403614

ماشاءاللہ گیزرز
بھاری چادر کے گیزر لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں سیل سروس اینڈ ایڈجسٹمنٹ
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5153706-0300-9477683

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
بازار روڈ ربوہ فون:6213158 موبائل:03336526292

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
گجر پراپرٹی سنٹر
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob:
0300-9491442
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622
5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن - لاہور

FLEXIBLE CRYSTAL EMBLEMS
& Labels, Monograms, Logos, 3D Hologram Stickers,
Screen Printing, Cut- Stickers for Automobiles, Giveaways
GRAPHIC SIGNS
34-A Babar Block, New Garden Town, Lahore, Pakistan.
Ph:5888833,5888844, 5888855, Email:gspakistan@yahoo.com

ڈاکٹرز پینل
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون نمبر: 047-6213944
پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر ماہر سرجن
سوموار تا سنیچر صبح 10:00 بجے تا 12:00 بجے
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ گائنی کالوجسٹ
روزانہ صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر
ڈاکٹر مبارک احمد فزیشن اینڈ سرجن
روزانہ صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر
ماہر امراض جلد (سکن کلینک)
سوموار صبح 10:00 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
بذریعہ فون بھی Appointment لی جاسکتی ہے

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with. Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، سپلٹ AC ونڈو AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کولر، TV
ڈاولینس، پیل
ویوز، فلپس، ایل جی
سام سنگ، سپر ایشیا، انڈس
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ بالمقابل گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

CPL-29FD

پاکستان الیکٹرونکس
بمپر آفر شادی پیکج
RS:42000/-
L.G-Samsung Sony Projtection T.V 43" 44" 54"
سپیشل آفر: L.G پلازمہ "42 T.V کمپنی ریٹ سے کم قیمت پر
الیکٹرونکس اور گیس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نئی خوبصورت پائیدار ادوی
موٹر سائیکل کے بعد اب سہراب 70CC بھی نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
سپلٹ ائیرکنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: منصور احمد ساجد (ساجد جنرل سیلز ایجنسی) (PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد خوشیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net